۹۲
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
راجا رشید محمود

راجا رشید محمود کے قطعات

مُرتّبین { شہناز کوثر
اطہر محمود

کتاب : ۹۲

شاعر : راجا رشید محمود
ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور
صدر "ایوانِ نعت" رجسٹرڈ۔ لاہور

مرتبین : شہناز کوثر۔ ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور
اظہر محمود ایڈیٹر ہفت روزہ "اخبارِ عام" لاہور

مصحح : پروفیسر ضیاءُ المصطفیٰ قصوری
استاذ شعبۂ عربی و اسلامیات۔ گورنمنٹ ایف سی کالج، لاہور

خطاط : جمیل احمد قریشی تنویرِ رقم

صفحات : ۱۲

اشاعتِ اول : ۱۹۹۳ء

طابع : حاجی محمد نعیم کھوکھر۔ نعیم پرنٹرز لاہور

قیمت : چالیس (۴۰) روپے

ناشر

اختر محمود

اختر کتاب گھر

اظہر منزل۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ لاہور (کوڈ ۵۴۵۰۰)

فون : ۷۴۲۳۶۸۴

علم الاعداد کے نام

جس کی وجہ سے ہم

۹۲ کی عظمت سے آگاہ ہو سکے

کائنات کے ۹۲ پائیدار عناصر

کروڑوں سورجوں اور کروڑوں زمینوں، اور پھر ان میں اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے اور پلے ہوئے کروڑوں جہانوں کے لیے حضور حبیب کبریا علیہ الصلوٰۃ والثناء کو رحمت بنا کر بھیجنے کا الٰہی اعلان موجود ہے۔ لیکن ہمیں تو ان تمام کائناتوں کی تعداد تک کا علم نہیں، پھر بہت سے ایسے عوالم بھی ہوں گے جن کے بارے میں ابھی انسان کو شاید سوچنے کی توفیق بھی نہ ملی ہو۔ ان سب جہانوں کو خالق و مالک حقیقی جل وعلا نے تخلیق کیا، وہ ان تمام جہانوں کا رب ہے اور اس نے ان تمام جہانوں کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

جہاں تک علم الاعداد کا تعلق ہے، حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی "محمد" (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا عدد ۹۲ ہے اور موجودہ سال ۹۲ء ہے میرے نزدیک یہ سال حضور رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نسبت کا سال ہے۔ اور یہ گزر گیا تو ہماری زندگیوں میں دوبارہ نہیں آئے گا کیونکہ ساعتیں کبھی مستقل نہیں ہوتیں اور لمحوں کی مسافت طے ہوتی رہتی ہے اور جو گھڑی بیت جائے، واپس نہیں آتی۔ اس لیے میں نے سوچا کہ ۹۲ء میں نعت و سیرت آقا و مولیٰ علیہ التحیۃ والثناء پر بھی کام ہونا چاہیے۔ چنانچہ امسال ان شاء اللہ العزیز زیر نظر کتاب کے علاوہ "سیرت منظوم" (جو قطعات کی صورت میں اردو کی پہلی منظوم کوشش ہے)، سفر حرمین شریفین

کی یادداشتیں " سفرِ سعادت ' منزلِ محبت " اور ہیئت کے اعتبار سے اردو نعت کا ایک ضخیم انتخاب (ایک طویل تحقیقی مقدمے کے ساتھ) اشاعت پذیر ہوگا اور "داعی صلح و امن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)" تکمیل پذیر ہو گی۔ اور اللہ نے چاہا تو یہ کتابیں ۹۲ء کے تحفے ثابت ہوں گی' میرے لیے بھی' آپ کے لیے بھی۔

زیرِ نظر کتاب کا موضوع عالمین اور ان کے لیے خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے رحمتِ مجسّم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا تخصص ہے ۔ عزیز احمد عزیز قاضی سائنس کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ عناصر کی کل تعداد ۹۲ ہے' حضور باعثِ تخلیقِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ سرِّ کائنات ہیں اور کائنات کے ۹۲ پائیدار عناصر کو اپنے وجود میں سمیٹے ہوتے ہیں۔ عزیز قاضی لکھتے ہیں کہ اگر عناصر اور ان کے نور کی تخلیق قدیم ہے تو جنابِ رسالتمآب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے نور کے حساب سے قدیم ترین ہستی ہیں۔ اگر یہ ۹۲ کا مجموعہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ظہور میں نہ آتا تو کائنات کا وجود ممکن نہ ہوتا۔ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ ۔ الغرض اس نظام کائنات کا تمام تکمیل ۹۲ کے عدد پر چل رہا ہے"۔

" حکمۃ القرآن " کے کئی صفحات ہمارے موضوع پر بہت اہم معلومات رکھتے ہیں اور مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس بحث کے بعض حصے قارئین کی نذر کیے جائیں۔

صاحب مدار الافاضل نے ایک مقام پر تحریر فرمایا ہے کہ علم ابجد اور مروجہ علم الاعداد خدا نے روزِ آفرینش میں حضرت آدم کو عطا فرمایا۔ (غیاث اللغات) لہٰذا قرآنی اطلاع کے مطابق ہم اسی نظریہ کو یقینی سمجھتے ہیں۔ اور ابجد کے حروف اور اعداد کو جدول ذیل میں علی الترتیب پیش کرتے ہیں۔

علم ابجد میں حروف کے قبائل اور ان کی عناصری ترتیب

حروف	اعداد	ہر لفظ کے صفتی حروف	نمبر قبیلہ
اب ا ؛	۱		
ب ؛	۲	۲ حروف ؛	قبیلہ اوّل

جد	ج	۳	۲ حروف	= قبیلہ اوّل
	د	۴	۴ حروف	
ہوز	ہ	۵		
	و	۶	۳ حروف	= قبیلہ دوم
	ز	۷		
حطی	ح	۸		
	ط	۹	۳ حروف	= قبیلہ سوم
	ی	۱۰		
کلمن	ک	۲۰		
	ل	۳۰	۴ حروف	= قبیلہ چہارم
	م	۴۰		
	ن	۵۰		
سعفص	س	۶۰		
	ع	۷۰	۴ حروف	= قبیلہ پنجم
	ف	۸۰		
	ص	۹۰		
قرشت	ق	۱۰۰		
	ر	۲۰۰	۴ حروف	قبیلہ ششم
	ش	۳۰۰		
	ت	۴۰۰		
ثخذ	ث	۵۰۰	۳ حروف	= قبیلہ ہفتم
	خ	۶۰۰	کل ۲۸ حروف	
	ذ	۷۰۰	جو قبیلہ ہفتم پر مشتمل ہوتا ہے۔	

قبیلہ ہفتم بھی قبیلہ ششم میں مدغم ہو جاتا ہے

ضظغ : ض : ۸۰۰		۳ حروف	:	قبیلہ ہشتم
ظ : ۹۰۰				
غ : ۱۰۰۰				

گویا ۴ قبیلے چار حرفی اور تین قبیلے تین حرفی ہیں۔

مندرجہ بالا حروف، اعداد، الفاظ اور قبائل کو بغور دیکھنے سے پتا چلتا ہے کہ حروف اور اعداد میں آٹھ قبائل نظر آتے ہیں۔ کل حروف ۲۸ اور اعداد کا کل مجموعہ ۵۹۹۵ ہے جس کے جمل کبیر سے پھر ۲۸ کا عدد نکلتا ہے اور اعداد کا شمار ایک ہزار تک جا پہنچتا ہے۔ گویا

اوّل۔ حروف اور اعداد کے لحاظ سے فی الحقیقت ایک حیرت انگیز محاکمہ پیدا ہوتا ہے۔

دوم ہر قبیلہ میں چار حروف یا تین حروف ہیں گویا ان میں ۴+۳ = ۷ کا ایک حیرت انگیز محاکمہ قائم ہوتا ہے۔

سوم علیٰ ہذا القیاس ۴ × ۳ = ۱۲ کا بھی ایک حیرت انگیز محاکمہ پیدا ہوتا ہے

چہارم ۱۰۰۰ تک کے اعداد کی تخصیص ثابت ہوتی ہے۔

پنجم ۴-۳ = ۱ کا ایک عدد قائم ہوتا ہے۔

ششم ۴÷۳ سے ایک ہی حاصل تقسیم اور ایک ہی باقی بچتا ہے۔

ہفتم ۴+۴ قبائل تخصیص کے تحت ۸ کا عدد پیدا ہوتا ہے۔

ہشتم ۳+۳ سے ۶ کا عدد قابلِ غور ہے۔

ہم نے علم ابجد کے تمام حروف اور اعداد کا تجزیہ ہر لحاظ سے پیش کر دیا ہے اس پر غور و فکر کی ضرورت اس لیے محسوس ہوتی ہے کہ یہ علم انسان کو کائنات اور اس کی حکمتوں کے کئی محاکمات پیش کرتا ہے۔ دینِ فطرت یا دینِ قیم کی تعریف قرآن حکیم میں موجود ہے وہ مندرجہ ذیل آیات سے واضح ہے۔

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ -

خدا کے نزدیک مہینے گنتی میں بارہ ہیں۔ یعنی اس روز سے کہ اس نے آسمانوں اور زمین کو (یعنی اس کائنات کو) پیدا کیا صحیفۂ فطرت میں برس کے بارہ مہینے لکھے ہیں۔ ان میں سے چار ادب و احترام کے ہیں یہی دین قیم ہے (جو روز ازل سے نافذ ہے) گویا کتاب اللہ میں یہ چند اعداد دین قیم کی تشریح کے لیے ہیں۔ اب ہم مندرجہ بالا آٹھ شقوں کی عام فہم تشریح پیش کرتے ہیں۔

اوّل - ۲۸ کا عدد : ارضی قمر کی ۲۸ منزلوں کو پیش کرتا ہے۔ منزل شرطین۔ منزل بطین۔ منزل ثریا۔ منزل دبران۔ منزل ہقعہ۔ منزل ہنعہ۔ منزل ذراع۔ منزل نثرہ۔ منزل طرفہ وغیرہ وغیرہ + گویا یہ عدد علم نجوم سے تعلق رکھتا ہے جس کا علم کائنات سے گہرا تعلق ہے۔

دوم : ۷ کا عدد : ہفتے کے دنوں کی تعداد۔ سات آسمانوں اور سات زمینوں کا نظریہ رنگ و آہنگ کے سات مشاہدات وغیرہ کو ثابت کرتا ہے۔

سوم : ۱۲ کا عدد : سال بھر کے بارہ مہینوں کو پیش کرتا ہے جیسا کہ قرآنی آیت کے ذریعہ ثابت کیا گیا ہے۔

چہارم : ۱۰۰۰ کا عدد : ہمارے برسوں کی نسبت سے خدا کے ایک دن کو پیش کرتا ہے۔ جیسے خدا نے فرمایا ہے۔

وان یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون

(اور تمہارے پروردگار کے نزدیک ایک دن تمہارے شمار کے مطابق ایک ہزار برس کا ہے)

پنجم : ۴ منفی ۳ --- یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہر عنصر کے جوہر پر کار فرما چار قدسیہ قدرتوں میں سے اگر باہر کی تین قدسیہ قدرتوں کو علیحدہ کر دیا جائے تو باقی اصل فرد مرہ قدرت قدسیہ جبریل" رہ جاتی ہے گویا ہر عنصری جوہر کے نیوکلس کا اصل مرکزی جوہر ثابت ہوتا ہے۔

ششم ۔ ۴ ÷ ۳ سے حاصل تقسیم ایک کو ابتدائی عنصر کے جوہر پر قدرت قدسیہ جبریلؑ یعنی پروٹان کی قدر کو حاصل تقسیم کے بعد باقی بچ رہنے والے عدد ایک کو قدرت قدسیۂ میکائیلؑ یعنی نیوٹران کی قدر کو پیش کرتی ہے یا اولین عنصر ہائیڈروجن کے الیکٹرون یعنی قدرت قدسیۂ اسرافیلؑ کی مقدار کو پیش کرتی ہے گویا یہ اولین عنصر کے جوہر کی کیفیت کو واضح کرتی ہے۔

ہفتم ۔ ۴+۴ = ۸ کی تعداد عناصر کے آٹھ قبائل کو پیش کرتی ہے۔

ہشتم ۔ ۳+۳ = ۶ کی تعداد کائنات کی تقویم کے خدائی چھ ایام کو واضح کرتی ہے۔ جیسے خدا نے ارشاد فرمایا ہے۔ (ہم نے زمین و آسمان یعنی تمام کائنات کو چھ طویل المیعاد دنوں میں پیدا کیا)

گویا یہ آٹھ شقیں محض کائنات اور اس کے عناصر کے محاکمات کو واضح کرتی ہیں۔ اگرچہ بظاہر یہ اعداد اور حروف پر مشتمل نظر آتی ہیں لیکن اگر غور سے دیکھی جائے تو ثابت ہوتا ہے کہ نوع انسانی پر اولین علم کی عطا فی الحقیقت انہی محاکمات پر مشتمل تھی جن سے ابن آدم کو اس کائنات میں واسطہ پڑ سکتا تھا' یا محض حکمت کے علم پر مشتمل تھے۔

علم ابجد کے آٹھ عظیم الشان محاکمات کے بعد اس کے آٹھ قبائل اور ان کی افقی ترتیب کا محاکمہ مزید غور طلب ہے۔ ظاہر ہے کہ آٹھ محاکمات میں سے چار محاکمات زمانے کی مدتوں سے تعلق رکھتے ہیں اور بقایا چار عناصر اور ان کے جوہروں کے حیرت انگیز محاکمات سے وابستہ ہیں جن کی وضاحت از بس ضروری نظر آتی ہے۔ یہاں صرف عناصر کے آٹھ قبائل کی عجیب مماثلت اور ان کے آپس میں گہرے تعلق پر بحث کی جائے گی۔

ہمارے نزدیک علم ابجد کے تحت عناصر کے مندرجہ ذیل قبائل ترتیب پاتے ہیں اور چونکہ یہ علم ہمارے مورث (اب) کے بعد اس کی عظمت (جد) کا نصب العین ہے اس لیے اس علم کو علم ابجد کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علم ابجد

کے لحاظ سے قبائل کی حیرت انگیز صنعتی ترتیب جو ہم ذیل میں دے رہے ہیں، فی الحقیقت نوعِ انسان کے لیے بے حد حکمت آموز ثابت ہو سکتی ہے۔

قبیلۂ اوّل۔ اَب = ۲ عناصر

دو حروف پر مشتمل ہے جس میں دو عناصر ہیں جو آخری پائیدار عنصر یورانیم کی تابکاری اور موت کے بعد یکے بعد دیگرے پیدا ہوتے ہیں اور اپنے پیچھے سیسے کا فضلہ چھوڑتے ہیں۔

یعنی ہائیڈروجن اور ہیلیم۔

(1) HYDROGEN (2) HELIUM

قبیلۂ دوم
جَبْدٌ = ۲
هَوَّزٌ = ۲
حُطّیٌ = ۲
کل ۸ عناصر

یہ قبیلہ آٹھ عناصر پر مشتمل ہے اور مختصر وقفہ کی عُمر رکھتا ہے۔

(3) LITHIUM (4) BERYLLIUM (5) BORON

(6) CARBON (7) NITROGEN (8) OXYGEN

(9) FLUORINE (10) NEON--TOTAL = 8

قبیلۂ سوم
کلمن = ۴
سعفص = ۴
۸ عناصر

یہ قبیلہ بھی ۸ عناصر پر مشتمل ہے اور مختصر وقفہ کی عمر رکھتا ہے۔

(11) SODIUM (12) MAGNESIUM

(13) ALUMINIUM (14) SILICON (15) PHOSPHORUS

(16) SULPHUR (17) CHLORINE

(18) ARGON--TOTAL = 8

قبیلہ چہارم

- ھوز ، ۳
- حطی ، ۳
- کلمن ، ۴
- سعفص ، ۴
- قرشت ، ۴

۱۸ عناصر

چونکہ قبیلہ سوم کا آخری عنصر قص پر ختم ہوتا ہے
جس کے اعداد نوّے ہیں اور کائنات کے
کل پائیدار عناصر ۹۲ ہیں جو انتہا کو پہنچ کر تعاملی
زنجیر کے ذریعے آب میں داخل ہوتے ہیں اور
کل تعداد کو ۹۲ کر دیتے ہیں۔ اس لیے قبیلہ
سوم کی ترتیب کے بعد مسلسل ایزادی ممکن نہیں
لہذا عناصر کا قبائلی سلسلہ آب اور جد کے
سلسلہ کے بعد پھر ھوز سے شروع ہوگا
اس طرح ہر قبیلہ پانچ پانچ نسبتی قبیلوں پر
مشتمل ہو جاتا ہے اور ہر ایک میں ایک ایک
الیکٹران بڑھتا چلا جاتا ہے لہذا قبیلہ چہارم طویل
المیعاد عناصر کی صف میں شامل ہے جس میں
۱۸ عناصر ہیں۔

(19) POTASSIUM	(20) CALCIUM	(21) CHROMIUM
(22) TITANIUM	(23) VANADIUM	(24) CHROMIUM
(25) MANGANESE	(26) IRON	(27) COBALT
(28) NICKEL	(29) COPPER	(30) ZINC
(31) GALLIUM	(32) GERMANIUM	(33) ARSENIC
(34) SELENIUM	(35) BROMINE	

(36) KRYPTON TOTAL = 18

قبیلہ پنجم

- حطی ، ۳
- کلمن ، ۴

یہ بھی طویل المیعاد عناصر کی صف میں شامل
ہیں۔

(37) RUBIDIUM

(38) STRONTIUM

(39) YTTRIUM

سعفص ۴
قرشت ۴ — ۱۰ عناصر
ثخذ ۲

(40) ZIRCONIUM (41) NIOBIUM (42) MOLYBDENUM

(43) ....
(44) RUTHENIUM
(45) RHODIUM
(46) PALLADIUM
(47) SILVER
(48) CADMIUM
(49) INDIUM
(50) TIN
(51) ANTIMONY
(52) TELLURIUM
(53) IODINE
(54) XENON TOTAL = 18

قبیلہ ششم۔ کلمن ۴
سعفص ۴
قرشت ۴ — ۱۸ عناصر
ثخذ ۲
ضظغ ۲

اس کے بعد اسی سے قبیلہ ہفتم پیدا ہو جاتا ہے جو حکمتی لحاظ سے حیرت انگیز ہے لہٰذا اس کی ترتیب اس قبیلہ کے بعد دی جائے گی۔ یہ بھی طویل المیعاد عناصر کی صف میں ہے لیکن اس قبیلہ کے چار عناصر کے بعد معاً قبیلہ ہفتم شروع ہو جاتا ہے جو غالباً کسی حکمتی راز پر مبنی ہے۔ ساختری ساخت قبیلہ ششم سے بھی گہرا تعلق رکھتا ہے کیونکہ اس کے بعد قبیلہ ششم شروع ہو جاتا ہے۔

(55) CALCIUM (56) BARIUM (57) LANTHANUM

(58) CERIUM

(73) TANTALUM	(74) TUNGSTEN	(75)
(76) OSMIUM	(77) IRIDIUM	(78) PLATINUM
(79) GOLD	(80) MERCURY	(81) THALLIUM
(82) LEAD	(83) BISMUTH	(84)
(85)	(86) RADON	

TOTAL = 4 + 14 = 18

قبیلہ ہفتم ۔ ضظغ ۔ ۴
ثخذ ۴
قرشت ۴
سعفص ۴
} ۱۴ عناصر

یہ قبیلہ قبیلہ ششم کا نسبتی ہے جو اپنے خواص کے تحت اسلئے سرے سے ترتیب پاتا ہے اور اپنے اٹیمی نمبروں کے تحت ۵۹ لغایت ۷۲ نمبر شمار تک اعداد رکھتا ہے۔ اور پھر اپنی تعاملی زنجیر کی وجہ سے حیرت انگیز طور پر قبیلہ ششم میں شامل ہو جاتا ہے اس طرح قبیلہ ششم و ہفتم کے کل عناصر کی تعداد ۳۲ بن جاتی ہے۔

(59) PRASEODYMIUM	(60) NEODYMIUM	
(61)	(62) SAMARIUM	(63) EUROPIUM
(64) GADOLINIUM	(65) TERBIUM	(66) DYSPROSIUM
(67) HOLMIUM	(68) ERBIUM	(69) THULIUM
(70) YTTERBIUM	(71) LUTECIUM	(72) HAFNIUM

TOTAL = 14

قبیلہ ہشتم ۔ ثخذ ۔ ۴
ضظغ ۔ ۴
} کل ۸ عناصر

پھر سابقہ ترتیبی تسلسل کے تحت افقی ترتیب قائم کرتا ہے اور اس طرح پائیدار عناصر کی کل تعداد ۹۲ تک پہنچ جاتی ہے اور پھر الٹ کر ابجد کی طرف لوٹ کر آجاتا ہے۔

(87) ..... (88) RADIUM (89) ..... (90) THORIUM

(91) ..... (92) URANIUM

گویا عناصر کی کل تعداد ان آٹھ قبائل میں ۹۲ ہے۔ اور ان کے نمبر ایک مستقل تعالی زنجیر کی کڑیوں کی مانند چل رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کا ارتقا آخری سیڑھی پر پہنچ کر تھیوریم نمبر ۹۰، نمبر ۹۱ اور پھر یورانیم نمبر ۹۲ پر ختم ہو جاتا ہے جن کی میعاد شکست یا نصف زندگی حکمائے مغرب کے نزدیک ۴ء۵ ارب سال اور ۱۴ ارب سال ہے اس طرح یہ سب سے بھاری اور پائیدار عناصر اپنی آخری عمر کو پہنچ کر حرارت سے خود بخود شق ہو جاتے ہیں اور اس طرح اپنی تابکاری کے بعد ہائیڈروجن عنصر ۱ اور ہیلیم ۲ میں زوال پذیر ہو جاتے ہیں جو مغربی حکماء کے نزدیک شمسی توانائی کے اہم اجزاء ہیں۔ اللہ تعالیٰ اشیائے کے اس زوال اور ان کی تعالی زنجیر کے متعلق حسب ذیل حکمتی اعلان فرماتا ہے۔

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۖ أَفَلَا يَعْقِلُوْنَ

(اور جو اپنی طویل عمر کو پہنچ جاتا ہے اس کو پھر پیدائش میں سنئے سرے میں الٹ دیتے ہیں تو کیا یہ بے علم لوگ حکمت خداوندی سے عقل و شعور حاصل نہیں کرتے؟)

اگرچہ مندرجہ بالا جدول عناصر کے ایٹمی نمبروں کی ترتیب کے لحاظ سے بادی النظر میں ایک منطقی ترتیب نظر آتی ہے لیکن اگر عنصری قبائل کی ترتیب فی الحقیقت فطرتِ خداوندی کے تحت ہی ہے تو عناصر کے ایٹمی نمبروں اور ان کے اوزان کو سمجھنے کے لیے علم الجبد کی یہ جدول خواہ وہ کسی نظر میں منطقی ہی نظر آئے اکم از کم قابلِ غور اور باعثِ تحقیقات ضرور ہے۔ بہر حال اب یعنی باپ اور جد یعنی اس کی عظمت کردار کا علم عناصر کے حکمی علم سے کچھ اس قدر مماثل نظر آتا ہے کہ مغرب کے علمائے حکمت و سائنس بھی انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں۔

غذا ہی ایک عنصر کو ارتقا سے دوچار کرتا ہے یعنی ایک حال و کیف سے دوسرے حال و کیف میں نشو و نما دے کر اسے اپنی عمر کے حدِ کمال تک پہنچا دیتا ہے۔ اس کے بعد

اس کا زوال یقینی ہے۔ ہماری نگاہ میں عناصر کی تمام حکمت و سائنس میں علم کیمیا کے نظریات کی جان یہی فارمولا ہے جسے مغرب نے چوری چھپے اپنے نظریات میں داخل کر لیا ہے۔

مغربی علمائے حکمت نے آج ۹۲ پائیدار عناصر کے بعد کئی مزید عناصر کا پتا بھی دیا ہے۔ لیکن ان کے متعلق ان کا اپنا نظریہ یہ ہے کہ یہ سب ناپائیدار عناصر ہیں۔ سائنسی ارتقاء اب تک عناصر کی تعداد یکصد چار تک سے جا چکی ہے۔ اگر ہم غور و فکر سے کام لیں تو عربی زبان میں کسی لفظ کی ادائیگی میں خود بخود زبر زیر پیش شد ساکن وغیرہ کے اعراب پیدا ہو جاتے ہیں۔ بظاہر یہ اعراب کوئی حرف نہیں لیکن ان کے بغیر کسی لفظ کا تلفظ ممکن نہیں۔

اس لحاظ سے اگر محمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے لفظ پر پیش زبر شد زبر اور دوالٹی سیدھی پیش کو لکھ دیں تو اس نام کا صحیح تلفظ سامنے آجائے گا۔ لیکن لفظ پر اگر یہ اعراب نہ بھی ہوں تو ایک عالم لازماً خود بخود اسے صحیح دہرا لے گا۔ اگر اس عظیم نام پر اوپر ہی اوپر آنے والے اعراب کا تعین بھی ممکن ہو جائے تو ہمیں ایسے ناپائیدار عناصر کی تعداد بھی صحیح طور پر معلوم ہو جائے گی جس کی تحقیق علمائے مغرب کر رہے ہیں۔ بہر حال ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اس نام پر یہ ناپائیدار اعراب ان ناپائیدار عناصر کی تعداد کو پیش کرتے ہیں۔ جو کامل تجربات و مشاہدات کے بعد ہی حیطۂ علم میں آسکتی ہے۔"
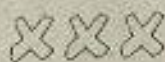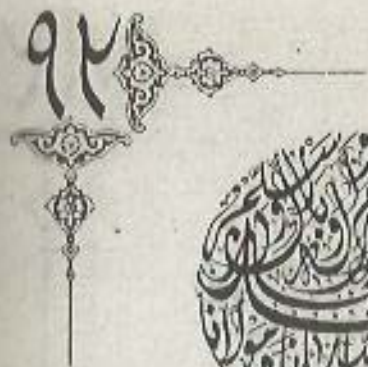
×××

آپ ﷺ کی عظمت کا چرچا ہے فرازِ عرش پر
آپ ﷺ کا چہرہ جمالِ نورِ حق کی دلیل
آپ ﷺ کی اُلفت نہیں جس قلب میں پرتو فگن
اُس کی بخشش کی نہیں آئے گی پھر کوئی سبیل

۹۲

نبی ﷺ سے ہے محبت کا راز کس سے چھپا؟

اگرچہ اہلِ بصیرت نے لب تو اپنے سیے

نظر کی پتلی پہ بھی نقشِ روضہ ہی نکلا

دلوں کے بھید نگاہوں نے کھول کھول دیے

کیا کیا نہیں ملی ہیں مجھے سرفرازیاں

خود اپنا میں نے عرش پہ پایا سرِ نیاز

مجھ کو مرے خدا نے نہ جھکنے دیا کہیں

آگے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جب سے جھکایا سرِ نیاز

کیوں نہ پوری سب مرادیں اب مری ہو جائیں گی

اب نہ کیوں زیرِ قدم پاؤں گا ہر اوجِ کمال

اب کرم مجھ پر نہ کیوں فرمائے گا میرا خدا

سامنے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وا ہے مرا دستِ سوال

اُس کی نگاہ ارض و سما کو ہوئی محیط

جس پر نگاہِ پاکِ رسولِ انام ﷺ ہے

دُنیا کی سب ہیں نعمتیں اُس کی نظر میں ہیچ

جو شخص دل سے سرورِ دیں ﷺ کا غلام ہے

۹۲

شک کی گنجائش نہ اب ہے اور نہ تھی اس میں کبھی
خالق و مالک نے جب یہ بات کر رکھی ہے طے

سارے کاموں کے لیے دیکھتے ہیں ہم سرکار ﷺ کو
ان کا اسوہ ہی جہاں میں لائقِ تقلید ہے
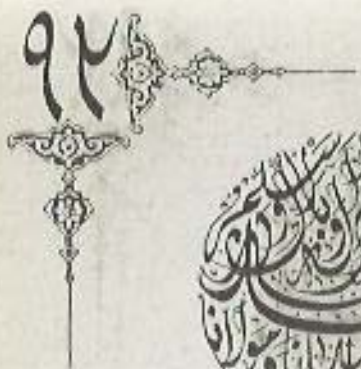
سراسر رنگ و نکہت ہے گلاب آسا سُرور آگیں

لیے ہے اپنے اندر ایک نُور آگہی مٹی

بنائے آنکھ کا سُرمہ اگر چشمِ فلک دیکھے!

وہ نعلینِ نبی ﷺ کے ساتھ مَس کرتی ہوئی مٹی ۱۴۱۷ھ

۹۲

مرجعِ خاص و عام ہونا تھی

بارگاہِ رسولِ عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم

سب اسی در سے فیض پاتے ہیں

حور و فرشتہ ہوں کہ انس و جاں ۱۹۸۵ء
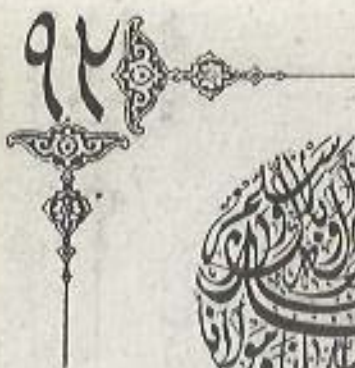
حکمِ خالق ہے کوئی آقا کو مت آواز دے

گھر سے جب آ جائیں باہر اپنی حاجت تب کہو

روح ہے ایمان کی تکریمِ ذاتِ مصطفےٰ ﷺ

یہ نہیں تو حبط کر ڈالو گے سب اعمال کو

جب کوئی غمخوار و مونس ہو نہ کوئی رازدار

شدتِ یاس و الم میں کس سے دل کی بات ہو

میں کہ انسانوں کی بستی میں بھی تنہا ہوں رشید

مر ہی جاؤں گر نہ یاد آپ کی میرے ساتھ ہو!

جن پر نگاہِ پاکِ حبیبِ خدا ﷺ ہوئی

پائی انہوں نے سطوتِ ارژنگ بے طلب

ملتے ہیں ہر غلامِ رسولِ امین ﷺ کو

تاج و سریر و افسر و اورنگ بے طلب

میرے والد میرے آقا ﷺ کے غلام خانہ زاد

والدہ میری کنیزِ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں بے گماں

بیوی بچے بھی مرے آقا ﷺ کے ٹکڑوں پہ پلے

اُن پہ قرباں سب رشتے ناتے اور تصدق میری جاں

۹۲

جن سے راضی ہو گیا خالق وہ راضی اُس سے ہیں
اُن کی خاکِ پا سے کمتر ہیں سب انسانوں کے سر
مل گئیں یہ عزتیں یہ رفعتیں یہ عظمتیں
ایک بار ایماں کی آنکھوں سے اُنؐ کو دیکھ کر

جسم کی تطہیر تو لازم ہے ہر انسان کو

ہے مزا اس میں کرے جب روح بھی اکثر وضو

سچ کہوں پاکیزگی کی انتہا ہے یہ رشید

آنکھ کے رستے کرائے ذکرِ پیغمبر ﷺ وضو

جہاں کی ایک اک شے پہ ہے سارا اختیار اُن کا

کہ ہیں جاگیر یہ سارے زمین و آسماں اُن کی

یہ حق ہے اور یہی شایانِ سرکارِ دو عالم ﷺ ہے

کہ ہے مدّاح خود ذاتِ خُداوندِ جہاں اُن کی

۹۲

جب عمل اپنا نہیں سرکار ﷺ کے احکام پر

مانتے ہیں اُن کو اپنے پاس پھر موجود کیوں

ہے اگر دعوٰے ہمیں عشقِ رسول اللہ ﷺ کا

اپنے چہرے معصیت سے ہیں غبار آلود کیوں

داعیہ ہے دین پر جاں وار دینے کا مجھے

احترامِ سرورِ کونین میرا دین ہے

آبرو و عزت و تکریمِ سرور کا جہاں

جانِ ایمان و یقیں ہے عین میرا دین ہے

گر کسی کا عمل اچھا ہے، گر کسی کا بُرا ہے

ہم ہوں، اور اعمال ہوں، بُرے ہوں کہ بھلے ہوں

دربارِ رسالت میں رہے اتنا تو ملحوظ

سر اپنا جھکائے ہوں، تو دب کے کھڑے ہوں!

دل و نگاہ کی پہنائیوں پہ چھائی ہے

رُخِ رسول ﷺ سے نکلی حسین قوسِ قزح

مری نگاہ پہ تکوین کے رموز کھلے

اُفق پہ حُسنِ مت آقا ﷺ تو دیں قوسِ قزح

٩٢

وہ دل کیوں قبلہ گاہِ قدسیاں ہو گا نہ عالم میں
مکیں جس دل میں سیّدِ (صلی اللہ علیہ وسلم) کون و مکاں ہوں گے

مقدّر اُن کا ہے جن کے دلوں میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا گھر ہے
جو اس دولت سے ہیں محروم وہ اہلِ زیاں ہوں گے

تم مجھے کچھ بھی کہو، جو نام دینا ہو سو دو

میرے دل پر تو اثر جس کا ہے اور جو ہے سو ہے

کیوں نہ مانگوں میں اُنھی سے جو بھی کچھ درکار ہو

مجھ کو اُن کے در سے ہر اک چیز مل جاتی جو ہے

دو عالم آپ کی چشمِ کرم کے طالب ہیں

نگاہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رب کے کرم کا دروازہ

بس اک نظر کی طلب ہے گنہگار کو بھی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھولیے اب کے کرم کا دروازہ

٩٢

سرورِ ہر دو جہاں ﷺ، مختارِ موجود و عدم

خالق و مخلوق کے ممدوح، مدّاحِ خدا

آپ ﷺ احمد، آپ ﷺ حامد، حمد بھی حمّاد بھی

آپ ﷺ کی مدحت تشخص آپ ﷺ کے محمود کا

قاسم ہیں آپ ﷺ معطی خدائے کریم ہے

جس کو خدا سے جو بھی ملا، آپ ﷺ نے دیا

عرفانِ حق کا، بیج بھی سب آپ ﷺ ہی نے

اللہ کا بھی ہم کو پتا آپ ﷺ نے دیا

۹۲

سر میں سودا ہو دشتِ طیبہ کا

دِل ہو دُنیا کی خواہشوں سے بچے

اس پہ کر لے یہ اہتمام کوئی

اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خوب کرے

۹۲

حوصلہ دیتا ہے قولِ الطاف لی کا ہمیں

آپ کی رحمت ہے پردہ پوشِ عاصی بے گماں

ماسوائے آپ کے ہے ہم گنہگاروں کا کون

آپ کا در چھوڑ کر جائیں تو ہم جائیں کہاں؟

۹۲
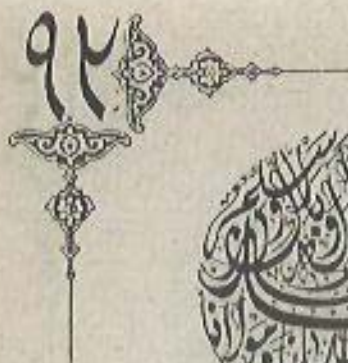
روح بن کر دلوں میں اُتری ہے

ایک صاحبِ جمال ﷺ کی صورت

حسن و خوبی میں بڑھ کے آقا ﷺ سے

کس نے دیکھی کمال کی صورت

قرآں کو چوم چوم کے آنکھوں سے مَس کرو
قرآن میں ہے مدحتِ روئے حبیبِ پاک ﷺ

احسن اک ایک شے سے ہے افضل بھی ہے یہی
کرتے رہو تلاوتِ روئے حبیبِ پاک ﷺ

اپنی دریوزہ گری کا بھی کوئی باعث تو ہے

کام کوئی ہو نہیں سکتا ہے ہم سے بے سبب

ذوقِ فنِ شعر مانگا نعت کہنے کے لیے

قربِ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کرتے ہیں جنت کی طلب

۹۲

نعت کہنے کے لیے لفظوں کو
اپنے اشکوں سے بھگونا ہوگا
حشر میں چاہو جو ہنسنا یارو!
یادِ سرکار ﷺ میں رونا ہوگا

ناامیدی کا کام کیا دل میں

میرے احوال سے ہیں وہ محرم

میں سنتا رہا تو سن لیں گے

میر کا راتبے گرم

۹۲

مجھ پہ احسانات ہیں خالق کے بے حد و شمار

یہ تو ناممکن ہے مجھ سے حق کروں اُن کا ادا

بس یہ اک صورت تشکر کی نظر آئے مجھے

یادِ آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی خالی نہ ہو لمحہ مرا

۹۲

دل کی وادی میں جبھی تجھ سے فصلِ خدا

بس گیا آنکھ میں آقا کی اداؤں کا جمال

جاری و ساری ہے یہ فکر میں ہر گھڑی

ذکر جن کا ذکرِ محبوبِ خدائے ذو الجلال

۹۲

گُھلا ہوں شمع سا کل نعت کہنے میں

یہ ہے وفورِ تپِ ہجرِ مُصطفٰے ﷺ کا اثر

یہ دُوریاں یہ جُدائی ہے اِک نظر کی بات

بنامِ حق مِرے سرکار ﷺ مُجھ پہ ایک نظر!

تعریف جیوں کی خالق و معبود کو کرے

یہ جسد بیاں میں عقل کی تیجی کیا لکھوں

خامہ عطا ہوا ہے جب تک قلب

ہاں اذن کب پایا کا ہے تو ثنا لکھ دوں

۹۲

توفیقِ نعتِ سرورِ کونین ﷺ ہو نصیب
بس اک یہ التماس مری التماس ہے

مدحِ رسول ﷺ میں رہیں مصروف روز و شب
پانچوں کے حواس مری التماس ہے

لب پہ نبیؐ کا ذکر ہو اور بس اُنھی کا ذکر

دل میں بسا ہوا کوئی اُن کے سوا نہ ہو

مجھ کو نفس کی آمد و شد کے لیے رشید

غیر از ہوائے شہرِ مدینہ ہوا نہ ہو

خیال پہنچا ریاضِ رسولِ اکرم ﷺ تک

تو لایا پھول تلطف کے واں سے چمن چمن کے

جو بامِ عرش پہ ڈالی کبھی کمند اُس نے

تو ہاتھ آئے مقدس نقوشِ پا اُن کے

نبی ﷺ کے ذکر میں گر ہو خبر کہ تو کیا ہے

تو تن بدن میں ترے ارتعاش پیدا ہو

"یہ منہ، یہ ذکرِ نبی ﷺ، معصیت کا میں پتلا!"

ہر ایک دل میں یہ احساس کاش پیدا ہو

ملے گی منزلِ مدحت حضورؐ کی نہ مجھے

زباں پہ میری اگر اِہدِنا الصّراط نہیں

نبیؐ کے ذکر سے قائم ہیں انفس و آفاق

نبیؐ کا ذکر کبھی رُو بہ انحطاط نہیں

۹۲

نعتِ رسولِ پاک ﷺ جو لکھنے کا ذوق ہے

دریا عقیدتوں کے محبّت سے پار کر

قرطاس پر بہار کو سو رنگ سے دِکھا

سینے میں خوشبوؤں کے اُجالے اُتار کر

میرے دل میں کیوں نہ ہو ارضِ مُقدس کا خیال

کیوں نہ ہو میرے لبوں پر آپ ﷺ کی مدح و ثنا
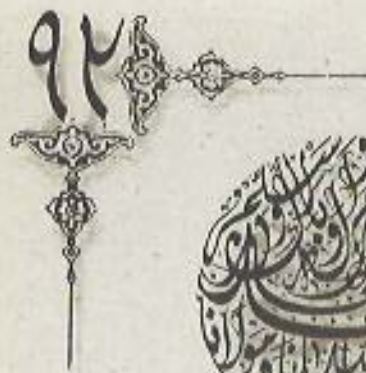
کس لیے سمجھوں نہ میں افضل عبادت نعت کو

میں کہ ابنِ خانہ زادِ کہنہ ہوں سرکار ﷺ کا

در کار مجھ کو اور کچھ اس کے سوا نہیں

خواہش جو تھی وہ پوری ہوئی میری حبّذا

نعتِ نبی ﷺ کے واسطے مجھ کو ملا رشید

خامہ وہ جس سے اور کبھی کچھ نہیں لکھا!

ستر برس ہوئے ہیں کہ اک حادثہ ہوا

اس حادثے نے مجھ کو دکھایا تھا خاص موڑ

وہ دن بھی تھا اور آج کا دن وقفِ نعت ہے

غیرِ رسولِ پاک سے ناتا لیا ہے توڑ

سبز بتی جلے گی آنکھوں میں

گنبدِ پاکے ہو گا نُور اَفزا

پھر مرے دِل کی شاہراہوں سے

خواہشوں کا جلوس گزرے گا
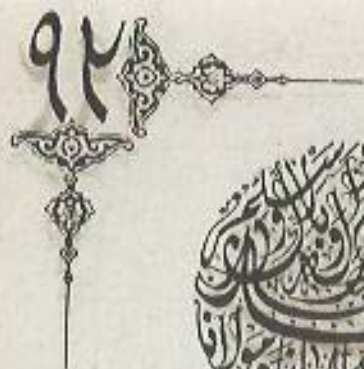
یہی دعا ہے مری اور یہی تمنّا ہے

دیا اُمید کا دِل میں نہ میں بُجھا دیکھوں

طلوعِ دیدِ مدینہ کی آس باقی ہے

درِ حضورؐ پہ جب تک نہ میں پہنچ جاؤں

۹۲

یہ اذنِ دید میں جو ہے تاخیر ہو رہی
پیٹھا رہا ہے دیا جو امید کا
ایسا نہ ہو کہ ڈال لے منہ پر نقاب چاند
ایسا نہ ہو پیام ہی آئے نہ عید کا

وہ دن گئے کہ مرا دلِ خزاں رسیدہ تھا

میں تشنہ لب تھا مری آنکھ میں تھے زرد سے رنگ

ملی ہے اب مجھے طیبہ جنتوں کی نوید

بکھر گئے ہیں تمنا پہ اب گلاب کے رنگ

ذہن پر سُرخی تو زردی چھا گئی جذبات پے
آنکھ میں اب ناچتے ہیں لاجوردی دائرے

اے خدا! مجھ کو عطا کر سبز گنبد کی بہار
کشت جذبوں کی ہوائے طیبہ سے پھولے پھلے
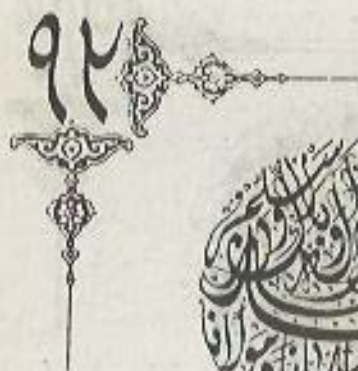
میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الطاف و اکرام سے

مجھ کو حصہ بقدرِ کفایت ملے

دُور ہوں سب گرانباریاں سانس کی

پھر حضوری کی بھی مجھ کو ساعت ملے

۹۲

چمکے مرا نصیب بھی، میں بھی ہوں کامگار
نسبت ہو اُستوار خُدا کے رسُول ﷺ سے
دُنیا و آخرت میں الٰہی ہوں سُرخرو
چہرہ مرا اَٹے رہِ طیبہ کی دھُول سے

اِک ایک لمحہ گزرتا ہے میرا جس میں

اِک ایک لحظہ سے مجھے آپ ﷺ کا تصوّر ہے

مجھے اب اذن ہو آؤں دیارِ طیبہ میں

رفیقِ جذب مرا اُن کا تصوّر ہے

۹۲

سچ کہا ہے کام سے وابستہ ہے اُس کا سبب

بے سبب کر ہی نہیں سکتا ہے کوئی بھاگ دوڑ

آشکارا دل کی دھڑکن نبض کی تیزی سے ہے

طیب جانے کی لگن میں ہے یہ ساری بھاگ دوڑ

۱۹۹۱ء
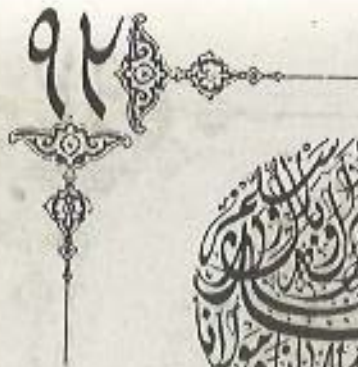
دیکھیں خدا دکھاتا ہے وہ روز کب ہمیں
جس دن کہ موت سے بھی زیادہ ہم کو جنگ ہے

بس اک لگن لگی ہے کہ طیبہ رسائی ہو
دل کو نہ اور آس نہ کوئی امنگ ہے

۹۲

دل میں یادِ شہِ والا ﷺ ہو فزوں اور فزوں

سبز گنبد کو نگاہوں میں سمائے رکھنا

شہرِ طیبہ کی زیارت نہیں ہوتی جب تک

آرزوؤں کا حسیں شہر بسائے رکھنا
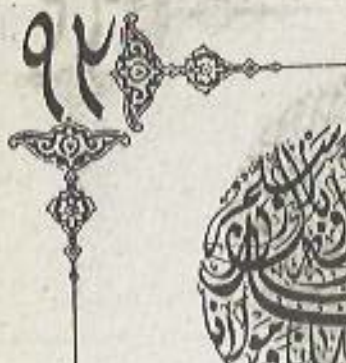
جو وظیفہ کبریا کا بھی ملائک کا بھی ہے

اور جسے اللہ نے بھی فرض ہم پر کر دیا

وہ پڑھا جائے ریا سے بھی تو ہوتا ہے قبول

ہے درودِ پاک سے بہتر عبادت اور کیا

۹۲

آدمی گر چاہتا ہے اپنے مقصد کا حصول
اُس پہ لازم ہے کہ وہ کوشش کرے ہمت کرے
قربِ سرکار ﷺ کا جنت میں جسے درکار ہو
زندگی میں وہ درودِ پاک کی کثرت کرے

خالقِ کونین کو شکوہ نہیں سرکار ﷺ سے

پھر گلہ اُن سے نہیں ہے قدسیانِ عرش کو

رازِ تلقینِ درودِ پاک یُوں افشا ہُوا

ہے درود اُس کے لیے جس سے کوئی شکوہ نہ ہو

۹۲

ساکنانِ عالمِ سفلی بھی پڑھتے ہیں درُود

اِس وظیفے کا اثر ہے عالمِ علوی میں بھی

فرش سے تا عرش اک اِک گوش سُنتا ہے اُسے

ہے مُحیطِ ہر دو عالم گونج ان الفاظ کی!

جدت سے بچ رہے تھے جو وہ اور لوگ تھے

ظاہر تھا فرق حشر کو اصل اور کھوٹ میں

ہونٹوں پہ تھی درود کی تسبیح اور ہم

ستارے تھے سایۂ رحمت کی اوٹ میں

نگاہیں ہو گئیں خیرہ عجب کھلا منظر

نہ آئی پھر کوئی آواز میرے کانوں تک

تھا بڑھ کے مہر سے اک ایک نقش روضے کا

سحاب یادِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی برق وش تھی چمک
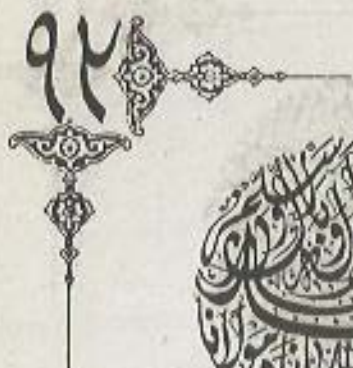
یاد جب نشتر چبھوتی ہے تو اے ہمدم مرے
اشکِ خوں سے جگمگا جاتا ہے دِل کا گینوس
دائرے بنتا ہے ہجرِ طیبۂ اقدس کا غم
جذب کی وادی پہ چھا جاتا ہے دِل کا گینوس

ہمیں طیبہ سے اُلفت ہے کہیں اُولا سے بڑھ کر

یہاں کا ذرّہ ذرّہ ہے درخشاں مہر و خور سے

یہ یثرب تھا بنا جن کے قدومِ پاک سے طیبہ

مقام اُن کا نہ پوچھو اور کیوں کر تصوّر سے

عرشِ اعظم سے بڑھ کے حامل ہے

مرقدِ سرورِ جہاں ﷺ کو شرف

دل کی گہرائیوں سے ہے یہ دعا

ہو نگہ مرتے وقت اُسی کی طرف

گلستاں ہیں نثار اُن پر تصدق اُن پہ انجم ہیں
گل و ریحان و سنبل سے ہیں بڑھ کر خار طیبہ کے
ہزاروں جنتیں قلب و نظر کی اُن سے پیدا ہیں
ہماری آنکھ سے دیکھے کوئی اشجار طیبہ کے

اے مسافر! سُرخ بتّی گُمرہی کا نام ہے

سبز بتّی سے ملی ہے راہ داری کی خبر

زندگی میں کامیابی سے بڑھا جاتا تُو یہیں

نور کا اک سبز ہالہ ہے سرِ شہرِ نظر

٩٢

دلِ روشن پہ تیرے نقش ہو گنبدِ خضرا

اگر محمد ﷺ کا ذکرِ مبارک ہو ترے لب پر

تو کیوں عرشِ بریں پہ ہوں نہ چرچے تیری عظمت کے

نہ کیوں تعظیم و عزت ہو فرشتوں سے تری بڑھ کر

سکونِ دل، مسرت اور طمانیت اگر چاہو

اگر چاہو نہ پاس آئیں تمہارے رنج دنیا کے

تو دل سے لگ کے سیکھو جذبِ دستِ نگاریں سے

بنا لو گنبدِ اخضر کے ہر صبح و مسا ناکے

۹۲

سرِ کہسار آتی ہیں نظر جو دو ضیا لہریں
اور اُن پر دُھوپ پڑنے سے جو کیفیت اُبھرتی ہے
مُجھے معلُوم ہوتا ہے کہ روضے کی تجلّی ہے
مرے دل پر بھی ویسی نُور کی چادر اُترتی ہے

وہ روشن سبز گنبد ہو گا اُس کا عکس رخشندہ

رہے گا یہ نظارہ روح پرور رہتی دُنیا تک

اسی کے فیض سے اُس کے توسط سے وسیلے سے

ضیا افگن رہیں گے ماہ و اختر رہتی دُنیا تک

نام کو سبزہ نہیں ہیں بے ثمر اشجار بھی

شاید آئی ہی نہیں اس باطبیب سے ہوا

سمن باغ و راغ میں شادابیاں تو ہیں

مژگاں یہ بات کہتا ہے دل تو آشنا

جو سراپا نور ہو اور جو سراسر معجزہ

تو سبب کیوں معراج کا اس جسم پایا نہ ہو

اسے حق استعجاب کیا اس نے جو انکار کیا

لامکاں تک جسم وہ کیسے گیا، آیا نہ ہو!

مٹ نہیں سکتے کبھی تم، مر نہیں سکتے کبھی

تم پہ غالب آ نہیں سکتی جہاں کی کوئی شے

دل میں روشن ہے اگر آقا ﷺ کی اُلفت کا چراغ

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کا داعیہ گر دل میں ہے

جس کو ہو ادراک اُن کے مرتبے کا حق یہ ہے

وہ مقدّر کا سکندر ہے وہ قسمت کا دھنی

ہو گیا وہ بارگاہِ ایزدی میں سرفراز

سرورِ کونین کی حرمت پہ جس نے جان دی!

بہشت پاؤں پڑے اور فلک سلام کرے

بسا ہوا ہو نگاہوں میں جو نبی کا جمال

جو ہو محبت سرکار غوث دل میں

جو ہو تحفظ ناموس مصطفیٰ کا خیال

فدا ہو عزت و ناموسِ سرکارِ دو عالم ﷺ پر

وہ ہو اولاد میری یا مرے ماں باپ کی ہستی

نبی ﷺ کی ذاتِ اقدس سے ہماری ہستیاں قائم

بنا ٹھہری ہماری ہستیوں کی آپ ﷺ کی ہستی!

یہ محبت کا تقاضا ہے مرے محبوب ﷺ کو

نظر سے جو بھی دیکھے اُس کو دیدے چھوڑ دو!

بامحبت اپنے دل سے بھی یہی کہتا ہوں میں

وہ فنا فی اللہ کر دیں شاہ [illegible] کو

جو ذکرِ غوث ہے مطلوب و جستجو! تو سنو

مرے حضور ہیں کافی مرا خدا ہے بہت

نہیں ہے خوف قیامت کا روزِ محشر کا

مجھے تو صرف شفاعت کا آسرا ہے بہت

ملتفت ہر حال میں سرکار ﷺ ہونے چاہییں

مجھ سے پوچھو تو یہی سو بات کی ہے ایک بات

کیا بگاڑے گا مرا یہ آفتابِ روزِ حشر

سایہ افگن ہو مرے سر پر جو نخلِ التفات
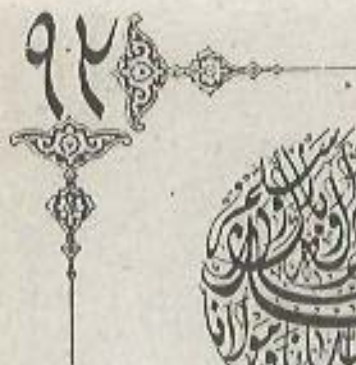
اپنے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کبھی عرضِ تمنّا تو کریں

کیسے ممکن ہے نہ ہو آپ کی پوری اُمید

وہی مختارِ دو عالم ہیں بھکاری ہم ہیں

ہم کو آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے یہاں بھی ہے وہاں بھی اُمید

٩٢

جیسے برف نے ڈھانپیں چوٹیاں پہاڑوں کی
اور دکھائی دیتا ہے دلربا حسیں منظر
کاش یوں مرے عیبوں اور مری خطاؤں کو
سایہ اُن کی رحمت کا ڈھانپ لے سرِ محشر

چھپے گا جسم تہِ تشنگی ردا سے کبھی

پھٹا ذرا سا کہیں سے اگر لباسِ یقیں

اگر یقین ہو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتوں کا تمھیں

تو روزِ حشر کی گرمی کا پھر گلہ بھی نہیں

میرے نصیب میں ہو شفاعت بروزِ حشر

میرا بھی اوج پہ ہو مقدر خدا کرے

صَرفِ نظر گُناہوں سے کرکے خُدا مجھے

توفیقِ مدحِ ساقیِ کوثر ﷺ عطا کرے

سفارش میری فرمائے گا میرا خالق و مالک

بالآخر بند ہو جائے گا غم رنج و فرقت کا

کرم فرمائیں گے مجھ پر شفیع المذنبیں میرے ﷺ

کھلے گا مجھ سے عاصی پر بھی دروازہ شفاعت کا

۹۲

دل ہی دل میں طیبہ تک جا پہنچتا ہوں پل میں

اُن کا نام لے لے کر جھوم جھوم جاتا ہوں

جب سلام پڑھتا ہوں درمیاں تشہّد کے

پیشِ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم داور جھوم جھوم جاتا ہوں

کب خدا پہنچے گا گیسے وہاں پہنچوں گا میں؟
تھا بہت بے چین طیبہ دیکھنے کے واسطے
جب گیا، لوٹ آیا تو پہلے سے فزوں ہے اضطراب
اب کہاں ہے چین ممکن اب تو دیکھ آیا اُسے

ایک یہ احساس نیندیں ہی اُڑا کر لے گیا

دُور مجھ سے کیوں ہُوا شہرِ شہِ ﷺ خشک و تر

میرے سینے میں کسک سی بن گیا ہے یہ خیال

طیبہ جا کر پھر چلا آیا ہوں کیسے لوٹ کر

۹۲

پھیلتی بڑھتی ہوئی میری تمناؤں کی بیل

قلب کی دیوار پہ نشوونما پاتی ہے کیوں

خواہشِ دیدارِ طیبہ تو مری پوری ہوئی

آنکھ کی حیرت کو گھٹنا تھا، بڑھی جاتی ہے کیوں

منبر و مسجد، ریاضُ الجنّہ اور قدمینِ پاک

جالیاں وہ نور کی وہ سبز گنبد اور وہ گھر

رہ گیا ہے دل وہیں لیکن چلا آیا ہوں میں

حال کیا سب کا یہی ہوتا ہے "طیبہ" دیکھ کر

محبت کا تقاضا ہے کہ ہوں آنکھوں میں آنسو بھی

ہو طاری دل میں رقت بھی یہی آئینِ خاطر ہے

جو دیکھا اُن کا روضہ دل پہ چھایا آ گئے آنسو

یہی اک کیفیت تو باعثِ تسکینِ خاطر ہے

۹۲

بہاریں صبحِ پُر نور بن کے نظروں میں سمائی ہیں

بچھی ہے ایک ہریالی کی چادر دل کے آنگن میں

خوشا قسمت کہ اک شب پا لیا اپنی مرادوں کو

زیارت سبز گنبد کی ہوئی رؤیائے روشن میں!

مصنف / شاعر کی دیگر کتب

اردو مجموعہ ہائے نعت

☆ ۱۔ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَک (پہلا مجموعۂ نعت)

☆ ۲۔ حدیثِ شوق (دوسرا مجموعۂ نعت)

☆ ۳۔ منشورِ نعت (اردو پنجابی فردیات)

☆ ۴۔ سیرتِ منظوم (بصورتِ قطعات)

پنجابی مجموعہ ہائے نعت

☆ ۱۔ نعتاں دی اَٹّی (صدارتی ایوارڈ یافتہ)

☆ ۲۔ حق دی تائید (مطبوعہ ۱۹۵۶)

☆ ۳۔ منشورِ نعت (پنجابی فردیات۔ آخری ۳۲ صفحات)

انتخابِ نعت

☆ ۱۔ مدحِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (مطبوعہ ۱۹۷۳)

☆ ۲۔ نعتِ خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام

☆ ۳ - نعتِ حافظ (حافظ پیلی بھیتی کے آٹھ دواوین کا انتخاب)

☆ ۴ - قلزمِ رحمت (امیر مینائی کی نعتوں کا انتخاب)

اسلامی موضوعات پر کتابیں

☆ ۱ - احادیث اور معاشرہ (۳۰ احادیثِ مقدسہ کی تشریح)

☆ ۲ - ماں باپ کے حقوق

☆ ۳ - حمد و نعت (۱۲ مضامین اور ۴۹ منظومات۔ ترتیب و تدوین)

☆ ۴ - میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(۱۸ مضامین اور ۸۰ میلادیہ منظومات ترتیب و تدوین)

☆ ۵ - مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(۸ مضامین اور ۵۷ منظومات۔ ترتیب و تدوین)

تاریخ اور تاریخی شخصیات پر کتابیں

☆ ۱ - اقبالؒ و احمد رضاؒ ------ مدحت گرانِ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام

☆ ۲ - اقبالؒ، قائداعظمؒ اور پاکستان

☆ ۳ - قائداعظمؒ ------ افکار و کردار

☆ ۴ - تحریکِ ہجرت ۱۹۲۰

(۲۷۲ صفحات کا تاریخی و تحقیقی تجزیہ)

۱۱۱←

مزید کتابیں

☆ ۱- میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
(فکر انگیز اور بصیرت افروز مضامین کا مجموعہ)

☆ ۲- قرطاسِ محبت
(حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اور درود و سلام کی اہمیت پر مضامین)

☆ ۳- سفرِ سعادت ' منزلِ محبت
(حرمینِ شریفین کی دو حاضریوں کی یادداشتیں جو بے تکلفی سے دل کی زبان میں تحریر کی گئی ہیں)

ترجمے

☆ ۱- خصائصُ الکبریٰ از علامہ جلال الدین سیوطیؒ
(دو جلدوں میں)

☆ ۲- فتوح الغیب از حضرت غوثِ اعظم عبدالقادر جیلانیؒ

☆ ۳- تعبیر الرؤیا از ابن سیرینؒ

☆ ۴- نظریۂ پاکستان اور نصابی کتب (ترجمہ / ترتیب / تدوین)

۹۲ کا تحفہ

"۹۲" آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ گرامی "محمد" (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا عدد ہے۔ اس حوالے سے مصنف نے اس سال جو کام کیا ہے' اس کا اجمالی خاکہ یہ ہے:

مطبوعہ

☆ - ۹۲ (نعتیہ قطعات)

☆ - سیرتِ منظوم (بصورت قطعات)

☆ - سفرِ سعادت' منزلِ محبت (سفرِ حرمین کی یادداشتیں)

☆ - قرطاسِ محبت (حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی محبت اور اس کے مظاہر)

زیرِ طبع

☆ - تسخیرِ عالمین اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بیس ابواب میں "رحمۃ للعالمین" کی تفسیر

☆ - نعت کائنات (اصنافِ سخن کے اعتبار سے ایک ضخیم انتخابِ نعت)
جنگ پبلشرز کے زیرِ اہتمام

☆ - داعیٔ صلح و امن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ - خالق اور مخلوق کا مشترکہ وظیفہ - درودِ پاک

☆ - پاکستان میں نعت
قیامِ پاکستان کے بعد نعت گوئی اور نعت خوانی پر تحقیق

☆ - حمدِ خدا (انتخاب)

☆ - نعتِ مصطفیٰ علیہ السلام والثنا (انتخاب)

۹۲